REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۵ اخاء ۱۳۳۶ ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال بواسیر کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو نزلہ کی شکایت ہے مگر پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ گمراد ٹانگ کی درد کے علاوہ بلڈ پریشر جلد جلد بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ پرسوں ۱۱۰/۲۱۰ تھا اور کل ۱۸۰/۱۰۰ ہو گی۔ اسی طرح نبض گر کر ۵۴ پر آگئی تھی۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت یاب فرمائے۔ آمین

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل بارہ بجے کے بعد سے تکلیف بڑھنی شروع ہوئی اور رات کو بہت زیادہ ہو گئی۔ بڑی بے چینی اور بے کلی رہی۔ صبح سے تخفیف شروع ہوئی۔ اور اس وقت کہ صبح کے آٹھ بجے ہیں۔ کوئی تکلیف نہیں ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— (لاہور ۲۴ اکتوبر بذریعہ فون) مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا تا حال میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی طبیعت مورخہ ۲۲-۲۳ اکتوبر کی درمیانی رات خدا کے فضل سے بہتر رہی۔ تشنج کی شکایت بھی نہ تھی۔ نیند بھی آگئی۔ ۲۳ کا دن بہت آرام سے گزرا۔ کھانسی میں بہت افاقہ ہے ٹمپریچر ۹۷ سے ۹۸ تک رہا۔ ۲۴ گھنٹے میں تین چار دفعہ معمولی بلغم آئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مسٹر ہمرشول کے ذریعہ شام اور ترکی کے سرحدی تنازعہ کی تحقیقات کرانے کی تجویز

شام کی طرف سے تجویز کا خیر مقدم۔ شاہ سعود سے بات چیت کرنے کیلئے ترکی کا وفد ریاض پہنچ گیا

دمشق ۲۴ اکتوبر۔ شامی پارلیمنٹ کے سپیکر مسٹر اکرم حورانی نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول خود آکر ترکی اور شام کی سرحدات پر فوجوں کے اجتماع اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیں۔ تو شام ان کا خیر مقدم کرے گا۔ انہوں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر وہ خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ ترکی اور شام میں سے کس نے سرحدوں پر فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔ اور کس کے علاقے میں غیر ملکی فوجی اڈے قائم ہیں۔ تو یہ امر شام کے لئے اطمینان کا موجب ہوگا۔ اور وہ انہیں اس بارہ میں تحقیقات کی پوری سہولتیں بہم پہنچائے گا۔ نیویارک میں اس تجویز کے متعلق مسٹر ہمرشول نے کل امریکہ اور ترکی کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ ادھر شاہ سعود نے ترکی اور شام کے درمیان ثالثی کی جو پیشکش کی تھی۔ اس سلسلہ میں شاہ سعود سے بات چیت کرنے کے لئے ترکی کا وفد سعودی عرب پہنچ گیا ہے۔ وفد کل شاہ سے ملاقات کر چکا ہے۔

صدر آئزن ہاور اور مسٹر میکملن کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے

ان مذاکرات میں دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ بھی شرکت کر رہے ہیں

واشنگٹن ۲۴ اکتوبر۔ کل یہاں صدر آئزن ہاور اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے۔ کل ان دونوں زعماء کے درمیان دو ملاقاتیں ہوئیں۔ جنہیں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ اور امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں کل دونوں وزراء خارجہ کے درمیان بھی ایک علیحدہ ملاقات ہوئی۔ ادھر معاہدہ شمالی اوقیانوس کے سیکرٹری جنرل پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ مشرق وسطیٰ اور سائنس کے میدان میں روس کی حالیہ کامیابیوں کے بارے میں صدر آئزن ہاور اور دوسرے امریکی لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔

جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے ریٹائر ہونیوالے

پرنسپل صاحبان کے اعزاز میں الوداعی دعوت

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ کل شام جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب سابق پرنسپل جامعۃ المبشرین کے اعزاز میں ان کے ریٹائر ہونے پر ایک الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم جناب مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد اور مبلغ اسلام جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سیف الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے ہر دو سابق پرنسپل صاحبان کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ ہر دو صاحبان نے اپنی جوابی

(باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع

کے متعلق ضروری اعلان

مطبوعہ پروگرام میں یہ نوٹ موجود ہے کہ

"یہ اجتماع پرائیویٹ ہے اور ایک پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔"

الفضل میں بھی بطور ریکارڈ اندراج ضروری ہے۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور حسب سابق اپنی دینی مصروفیات میں منہمک ہو گئے ہیں۔ جن احباب نے آپ کی بیماری کے ایام میں آپ کی شفایابی کے لئے دعائیں کیں۔ آپ ان کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء

یوسف الہ دین سکندرآباد دکن

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اسلام کے مختلف تصوّرات

— (۲) —

یہ مضمون واقعی ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ اور افسوس ہے کہ ہم اس کو یہاں تفصیلاً نقل نہیں کر سکتے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ "اقامتِ دین کے لئے مطلوب جماعت" آخر میں مضمون نویس لکھتے ہیں

"مختصر یہ کہ اسلام کے متعلق یہ چار رذل تصورات غلط ہیں۔ ان کے بالمقابل اسلام کا صحیح تصور کیا ہے۔ جو اقامتِ دین کی حامل جماعت کے پیش نظر رہنا چاہیئے۔ اسے ہم صحبت فردا میں پیش کرینگے"

(المنیر لائل پور ۱۱ اکتوبر)

ہمیں معلوم نہیں کہ فاضل مضمون نگار کے ذہن میں دین اسلام کا صحیح تصور کیا ہے لیکن ان کی راہ نمائی کے لئے ہم اس کے متعلق ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دین اسلام کے جو مختلف غلط تصورات انہوں نے گنوائے ہیں۔ یا دیگر تصورات جن کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہ تمام مختلف تصورات کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ اگر وہ غور کریں گے۔ تو اس کا وہی جواب ملے گا۔ جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ اختلافات انسانی فہم کے اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ مختلف انسانوں نے اپنے اپنے فہم کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیمات کی تعبیریں کی ہیں یہاں تک کہ باہمی تضاد اور تصادم کی نوبت پہونچتی ہے۔ پھر یہ تعبیریں معمولی لوگوں نے نہیں کیں۔ بلکہ بڑے بڑے ذہنوں کی پیداوار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا فاضل مضمون نگار یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ وہ یا ان کی جماعت ملکر جو تعبیر کرے گی وہ واقعی دین اسلام کی صحیح تعبیر ہوگی؟ کیا یہ بہت بڑی جسارت نہیں ہوگی۔؟

اس بات کا اگر لحاظ کیا جائے تو کیا قرآن کریم کا یہ واضح قول کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

ہمیں ایک روشن راستہ کی طرف راہ نمائی نہیں کرتا۔ پھر کیا احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات واضح نہیں ہوتی۔ کہ اللہ تعالے کی طرف سے آخری زمانہ میں ایک حکم آئے گا۔ جو ان بوقلموں اختلافات کا جو انسانی فہم کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں فیصلہ کرے گا۔؟ سوال یہ ہے کہ کیا آج وہ زمانہ نہیں۔ جب ایسے الہی حکم کی ضرورت ہے؟ یاد رہے کہ آپ اپنے فکر و تدبر سے جو بھی بخیال خود دین اسلام کی صحیح تعبیر پیش کرینگے وہ ایک یا ایک سے زیادہ انسانی فہموں کی پیداوار ہوگی۔ جن لوگوں نے بخیال آپ کے اوپر کے غلط تصورات پیش کئے ہیں۔ ان کے پاس بھی قرآن وسنت کے دلائل ہیں اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ کا تصور اسلام قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ سب یہی ادعا رکھتے ہیں۔ وہ سب کے سب آپ کے نزدیک غلط تصورات ہیں۔ لیکن اس کی کیا ضمانت ہے۔ کہ آپ کا پیش کردہ تصور دین اسلام کی صحیح تعبیر پر مشتمل ہوگا۔ برائے خدا سوچیے کہ آپ صرف ایک نیا فرقہ پیدا کریں گے۔ اور ایک اور الجھن بڑھائیں گے۔ کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالے کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔ اور اپنی عقلوں سے اسلام کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کی بجائے اللہ کے وعدہ پر اعتماد پیدا کریں کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ غور و تدبر چھوڑ دیں۔ غور و تدبر انسان کے لئے اللہ تعالے کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے مگر اس کا میدان محدود ہے۔ دین میں جو باتیں انسانی غور و تدبر سے بالا ہیں۔ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں ان کی صاف صاف وضاحت کر دی ہے۔ چنانچہ یہ آیۂ کریمہ دین اسلام کے صحیح تصور کی طرف راہ نمائی کرتی ہے اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ یہ انسانی ذہن سے بالا چیز ہے۔ دین اسلام کی حقیقی حفاظت اللہ تعالے ہی کو زیبا ہے۔ کیونکہ یہ اسی کا فرستادہ ہے۔ نہ کہ کسی ایک انسان یا انسانوں کی کسی جماعت کی ذہنی پیداوار

تخریبی ذہنیت

ایک معاصر رقمطراز ہے

"مسٹر لیاقت علی مرحوم سے لے کر مسٹر چندریگر تک ہر وزیر اعظم نے اپنی سادہ لوح قوم سے وعدے کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہر نیا طلوع ہونے والا "سورج" ہم سے یہی کہتا رہا ہے کہ اب شب غم کی تاریکیاں ختم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اندھیرے کی چمگادڑیں رخصت ہو گئیں۔ اور نیا آفتاب جلوہ گر ہو گیا۔ ؎

آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا
آسماں ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

مگر جتنی مدت تک وہ آسمان وطن پر طلوع رہا۔ مصائب و مشکلات کی وہ بدلیاں جو پہلے محیط تھیں۔ وہ بھی محیط رہیں۔ اور نئے سورج نے کچھ مزید بدلیوں کا اضافہ کیا۔ اور تاریکی میں کچھ زیادتی کر کے رخصت ہو گیا"

(تسنیم ۱۲ اکتوبر)

ہمیں کسی وزیر یا وزارت سے نہ دشمنی ہے نہ دوستی۔ اور نہ ہم سیاست کے اتار چڑھاؤ سے کوئی غرض رکھتے ہیں۔ البتہ ہمیں ملک و وطن کی خیر خواہی کے نقطۂ نظر سے اس معاملہ میں صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ آخر بقول معاصر یہ "سادہ لوح" قوم وزارت سے چاہتی کیا ہے؟ کیا وہ سمجھتی ہے کہ وزیر اعظم کو کوئی بڑا جادوگر ہونا چاہیئے۔ کہ ادھر وعدہ کرے۔ اور ادھر خاک کی چٹکی لے کر ہتھیلیوں میں مل کر ہوا میں چھوڑ دے۔ اور وعدہ پورا ہو جائے۔

سوال یہ ہے کہ قوم کا تو محض نام ہوا ہے۔ کیا قوم کے خود ساختہ نمائندوں نے کسی وزیر اعظم کو چند دنوں کے لئے ٹکنے بھی دیا ہے۔ ادھر کوئی وزیر اعظم بنتا ہے۔ تو ادھر ٹانگیں کھینچنے والے آستینیں چڑھانے لگتے ہیں۔ وزیر اعظم کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ سب کام دھندے چھوڑ چھاڑ کر وہ دفاع میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور جب انقلاب پسند قوم اس کا تختہ تختہ میں بدل دیتی ہے۔ تو غریب آرام کی سانس لیتا ہے۔

معاصر خود ہی پہلے لکھتا ہے

"پاکستان کے ساتویں وزیر اعظم مسٹر چندریگر اس لحاظ سے قابل رحم ہیں۔ کہ انہوں نے برسرِ عہدہ آنے کے بعد جو تقریر نشر کی ہے اور اپنے عزائم اور پالیسی کا جو دلفریب اور خوبصورت نقشہ اپنی قوم بے نوا کے سامنے کھینچا ہے۔ اس سے غالباً ایک متنفس کو بھی کوئی حقیقی مسرت حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کے انداز تقریر سے بھی یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ خود بھی دل ہی دل میں قوم کی بے اطمینانی اور بے اعتمادی کا احساس رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ کہنا کہ میں پہلے کام

(باقی ص ۸ پر)

۱۹۲

مقامِ حدیث

از مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ متعین کراچی

حدیث کے معنے

اصطلاح اسلام میں حدیث سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واعمال ہیں۔

اس لحاظ سے زیر بحث عنوان کا یہ مطلب ہے کہ اسلام میں آنحضرت صلعم کے ارشادات واعمال کا کیا مقام ہے؟

مقام حدیث

کسی کے اقوال واعمال کا مقام سمجھنے کے لئے خود اس کا مقام سمجھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بولنے والے کے کلام کی عظمت خود اس کی عظمت کی مظہر ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کلام الملوک، ملوک الکلام۔" اسلئے امام الاصفیاء والاتقیاء سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا اپنا مقام سمجھنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلعم کا مقام

اس نقطہ نگاہ سے جب ہم کائنات پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں ایک تدریج رکھی ہے۔ اس تدریج کے ماتحت اگر ایک طرف چھوٹے سے چھوٹا ذرہ موجود ہے تو دوسری طرف بڑا سے بڑا کرہ آفتاب موجود ہے۔ پھر ایک طرف اگر جمادات ہیں تو دوسری طرف اشرف المخلوقات موجود ہے۔ پھر انسانوں میں سے ایک طرف ادنیٰ اخلاق کے انسان پائے جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف انسانیت کا شرف یعنی انبیاء علیہم السلام دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس اصول کے ماتحت یہ ضروری تھا کہ انبیاء علیہم السلام کے بھی درجات ہوں سو قرآن کریم فرماتا ہے۔ فضلنا بعضھم علیٰ بعض یعنی ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی۔ اس سلسلہ نبوت میں وہ نبی جو انتہائی ارفع اور اعلیٰ مقام کا حامل ہے وہ ہمارے سید ومولیٰ سید الاصفیاء حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی شان میں فرماتے ہیں۔

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بلند مقام کے پیش نظر تمام بنی نوع انسان میں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے آپ کی احادیث کو وہی مقام حاصل ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی نگاہوں میں آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا سینہ ودل اس درجہ پاک تر معصوم تر فراخ تر تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام کا مہبط اسے بنایا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (نساء ع ۱۷) یعنی اے ہمارے رسول ہم نے تجھ پر احکام پر مشتمل کتاب نازل کی ہے۔ اور ان احکام کا فلسفہ بھی آسمان سے نازل کیا ہے۔ اور تجھے وہ کچھ سکھلایا جو اس سے پہلے تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ احکام اور ان کا فلسفہ ہم نے صرف اپنے رسول پر اس کے ذاتی علم وعمل کے لئے نازل نہیں کیا بلکہ اس لئے نازل کیا ہے۔ تا وہ اپنے متبعین کو شریعت اور اس کا فلسفہ سمجھا دے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

میں نے مومنوں پر بڑا احسان کیا۔ جب کہ ان ہی کی قوم میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کو میری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور لوگوں کو پاک کرتا ہے اور قوم کی ترقی کے ذرائع بتاتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس سے پہلے لوگ گمراہی میں مبتلا تھے (آل عمران ع ۱۷)

واقعات اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ خدا کا پاک کلام جوں جوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ آپ اس پر عمل پیرا ہو کر ایسا نمونہ مہیا فرماتے رہے۔ جو تمام نسل انسانی کے لئے بطور اصل کے کام دے۔ نیز خدا تعالےٰ نے جو ارفع واعلےٰ فہم قرآن پاک کا آپ کو عطا فرمایا تھا۔ اس کے ماتحت آپ نے اپنے متبعین کو تعلیم وتربیت فرمائی۔ یہاں تک کہ کوئی گوشہ کلام الٰہی کا ایسا نہ رہا۔ جو اس مقدس وجود نے عیاں نہ فرمایا ہو اور نہ ہی حیات انسانی کا کوئی شعبہ ایسا ملتا ہے جس میں حضور کا نمونہ ثابت نہ ہو سکے۔ پھر آپ نے یہ نہیں کی کہ دو چار آدمیوں کو تعلیم دی ہو۔ بلکہ ہزارہا وجود اس مقدس رسول کے زیر سایہ مسلسل ۲۳ برس تک تعلیم پاتے رہے انہوں نے نمازیں پڑھیں تو ویسے ہی جیسے ان کا آقا پڑھتا تھا۔ انہوں نے حج کے ارکان ادا کئے تو وہی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ادا فرماتے تھے۔ زکوٰۃ دی تو ان ہی احکامات کے ماتحت جو انہوں نے اپنے مقتدا و پیشوا کے ذریعہ سنے پھر قدوسیوں کی یہ جماعت اسلام کی اشاعت میں سرگرم عمل ہو گئی انہوں نے غیروں کو اسلام میں داخل کیا۔ تو انہیں بھی یہی نمونہ بتایا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے دیکھا۔ الغرض آنحضرت صلعم نے قرآن پاک پر عمل پیرا ہو کر قرآن کریم کی تفسیر کر کے دکھائی اور اپنے دست مبارک سے ہزارہا اصحاب کو اس کا پابند کر کے ایک سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ جو قرآن کریم کے ساتھ ہی ظاہر ہوا اور ساتھ ہی رہے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ جو امت میں تواتر کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ سنت رسول اللہ کہلاتی ہے

سلسلہ روائت کا قیام

آنحضرت نے اپنی حیات کے مختلف اوقات میں جو ہدایات اور حکمت کی باتیں ارشاد فرمائیں۔ ان کی بابت صحابہ کو یہ ہدایت فرمائی۔ فلیبلغ الشاھد الغائب: یعنی سننے والے میری باتوں کو غیر حاضر لوگوں تک پہنچائیں۔ اس کی وجہ حضور نے یہ بتائی کہ ممکن ہے۔ وہ ایسے شخص کو خبر پہنچا دے۔ جو اس کی نسبت زیادہ بات یاد رکھنے والا ہو۔ ایک مرتبہ ایک وفد قبیلہ عبد القیس کا آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے انہیں بہت سے احکام بتائے۔ اور یہ ہدایت فرمائی کہ ان باتوں کو یاد کر لو اور جو لوگ تمہارے رہ گئے ہیں۔ ان تک پہنچا دو (بخاری کتاب العلم) صحابہ کرام آپ کے ارشادات کو ہمیشہ بہت توجہ اور غور سے سنتے اور حضور بھی خود ٹھہر ٹھہر کر بیان فرماتے صحابہ ان باتوں کو یاد کر لیتے تھے اور حضور کے ارشادات ونصائح کو خوب پھیلاتے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا کہ تابعین کی ایک جماعت پیدا ہو گئی۔ اور صحابہ کی تعداد کم ہو گئی اس وقت اہل عرفان لوگوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ قرآن کریم تو بحفاظت دنیا تک پہنچ گیا ہے اور سنت بھی تواتر میں آ چکی ہے مگر احادیث کے سننے اور بیان کرنے والے دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اسلئے انہوں نے ضروری سمجھا کہ احادیث کو مدون کر لیا جائے یہ کام ظاہر ہے کہ یکلخت نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے کافی محنت ووقت درکار تھا۔ خدا بھلا کرے آئمہ محدثین کا جنہوں انتہائی [illegible] سے، تعامل کے ساتھ ساتھ ایک اور سلسلہ روایت قائم کر دیا۔ یعنی ان بزرگوں نے جب لوگوں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل الرائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام اطاعت

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے خوب واقف تھے۔ کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی۔ تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے۔ اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا۔ اپنی تمام رایوں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کو واجب العمل قرار دیا ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت اور یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا۔ بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی۔ تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے (الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا دیکھا تو انہوں نے بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ مرفوعہ متصلہ کے ذریعہ آنحضرت صلعم تک اس سلسلہ کو پہنچا دیا۔ پس یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ سلسلہ روایات تعامل کی ایک فرع کا نام ہے۔ لیکن یہ کارروائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو عمل میں نہیں لائی گئی اس لئے احادیث یقین اور قطعیت کا وہ مقام حاصل نہ کر سکیں جو کتاب اور سنت رسول کو حاصل ہے۔

حدیث کے بارے میں ہمارا مسلک

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کا مشن تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اول کلام الٰہی کی تعلیم و تبلیغ۔ دوم کتب الٰہی کی تعمیل کر کے عملی نمونہ قائم فرمایا جس کو سنت کہتے ہیں سوم الہام الٰہی کی حکمت اور دلیل و برہان سے اس کی توضیح وغیرہ ایسے مسائل کا ذکر جو عملی رنگ نہیں رکھتے بلکہ اجتہادی رنگ رکھتے ہیں اور وہ بھی ایک رنگ میں کتاب اللہ کی شرح ہیں۔ اس حصہ کو روایت کا نام دیا جاتا ہے۔ اور تینوں امور کے بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"میں نے سنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بالکل نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے۔ یعنی وہ پاک نمونہ جو آنحضرت صلعم نے اپنے فعل و عمل سے دکھلایا ہے۔ مثلاً نماز پڑھ کر دکھلائی کہ یوں نماز چاہیئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہیئے اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبوی جو حضورؐ اپنے قول و فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سنت اسی کا نام ہے تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپؐ کے بعد اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کمتر ہے۔ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دے گی" (کشتی نوح)

نیز فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنٰی درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی)

احادیث کے بارے میں یہ صحیح مسلک ہے جو اس زمانہ کے حکم عدل نے بیان فرمایا۔ اور زمانہ کے حالات اس امر کے مقتضی تھے کہ احادیث کا صحیح مقام واضح کیا جاتا۔ کیونکہ اس دور میں لوگوں نے افراط و تفریط کی راہیں اختیار کر رکھی تھیں۔ چنانچہ ایک فریق نے احادیث کا سرے سے ہی انکار کر دیا یا اس کی افادیت کو آنحضرت صلعم کے زمانہ سے مخصوص کر دیا ہے۔ دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جنہوں نے احادیث کو کلام اللہ پر قاضی ٹھہرا دیا ہے۔

احادیث کی افادی حیثیت

احادیث کے مقام کو بیان کرنے کے بعد ذیل میں قرآن کریم سے وہ دلائل پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث کی افادی حیثیت پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلی دلیل:- خدا تعالےٰ فرماتا ہے

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

یعنی خدا وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دو چیزیں عنایت فرما کر مبعوث فرمایا۔ ایک الھدیٰ دوسرے دین الحق۔ ان دونوں کا مجموعہ شریعت اسلام ہے جس کے ذریعہ دین اسلام باقی ادیان پر غلبہ پائے گا۔ اس آیت کریمہ میں دین الحق سے مراد قرآنی اوامر اور نواہی ہیں۔ اور الھدیٰ میں وہ تمام ہدایتیں داخل ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں قولاً اور فعلاً امت کے سامنے پیش فرمائیں۔ اور قرآن ہدایتوں کو بالواسطہ جزو دین قرار دیتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول نیز فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پہلی آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو مطاع قرار دیا اور دوسری آیت میں آپ کے اعمال کو واجب الاتباع قرار دیا۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے یہ آیت کریمہ دو جملوں پر مشتمل ہے اطیعوا اللّٰہ دوسرے اطیعوا الرسول پہلے جملے اطیعوا اللّٰہ میں قرآن کریم کو مطاع قرار دیا گیا ہے اور دوسرے جملے اطیعوا الرسول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و اعمال کو مطاع قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں۔ کیونکہ ان دونوں جملوں کے درمیان واؤ حرف عطف ہے اور جس کی وجہ سے ایک جملہ دوسرے جملہ پر عطف ہے اور علم نحو کی رو سے معطوف اور معطوف الیہ کا جہاں ایک پہلو سے متحد ہونا ضروری ہے وہاں ان دونوں میں من وجہ مغایرت بھی ضروری ہے۔ اگر ہم اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کو دو الگ الگ چیزوں کی اطاعت نہ قرار دیں تو قواعد عربیہ کی رو سے یہ کلام حد فصاحت و بلاغت سے گر جائے گا۔ اور کلام الٰہی معجز نظام نہ رہے گا۔

یہ غور طلب امر ہے کہ اگر اطیعوا اللّٰہ سے مراد قرآن کریم کی اطاعت ہے اور اطیعوا الرسول سے بھی قرآن ہی کی اطاعت مراد ہے تو یہ مفہوم تو اطیعوا اللّٰہ کے جملے سے حاصل ہو جاتا ہے پھر دوسرے اطیعوا الرسول کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اطیعوا اللّٰہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کا حکم نازل کر کے اور ایک جملہ کو دوسرے جملہ پر عطف ڈال کر ان میں باہمی مغایرت رکھ دی تاکہ قرآن کریم کے علاوہ ارشادات نبوی کو بھی مطاع قرار دیا جائے۔ پھر عطف میں جو اتحاد کا پہلو تھا اسے خود خدا تعالےٰ نے ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کہہ کر بتا دیا کہ ہم نے جو رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسے کوئی معمولی بات نہ سمجھو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول کی اطاعت کرنے سے ہی ہماری اطاعت ہے اس آیت کریمہ نے احادیث رسول اللہ صلعم کی اہمیت کو اور بھی واضح کر دیا اور بتایا کہ سچی حدیث کی پیروی میں خدا کی اطاعت ہے پس حدیث صحیحہ کا موجب ہدایت ہونا از روئے قرآن ثابت ہے۔ (باقی)

ضروری اعلان

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

کشمیر سے آئے ہوئے کسی مہاجر زمیندار یا تاجر کے پاس اگر دُھسّہ قابل فروخت ہو تو وہ اطلاع دیں کہ کس قیمت کو مل سکتا ہے۔ دُھسّہ ہو۔ شال یا لوئی نہ ہو

مرزا محمود احمد۔ ربوہ

خریداران تفسیر صغیر کے لئے اطلاع

تفسیر صغیر کے حجم کے متعلق پہلے یہ اندازہ تھا کہ بارہ سو صفحات پر یہ کتاب ختم ہو گی۔ لیکن اب اس کی کتابت کے ختم ہونے پر معلوم ہوا ہے کہ اندازہ سے ڈیڑھ صد صفحات زیادہ ہو گئے ہیں یعنی کل ۱۳۵۲ صفحات ہو گئے ہیں۔ چونکہ حجم کے بڑھ جانے سے اور کاتبوں کو مخلصین رکھ کر کتابت کروانے سے اخراجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کے نام پہلے ہزار میں آئے ہیں ان کو کتاب سولہ روپے فی جلد کے حساب سے ملے گی اور جن کے آرڈر بعد کے ہیں ان کو اٹھارہ روپے میں کتاب ملے گی۔ دوسرے ہزار کی قیمت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ اس کا کاغذ پہلے ہزار کی نسبت اچھا اور مہنگا ہے۔ جو دوست پانچ سو کی تعداد میں کتابیں خریدیں گے ان کو پچیس فیصد کمیشن ملے گا۔ اور جو تین سو کی تعداد میں خریدیں گے ان کو پندرہ فیصدی۔ لیکن شرط یہ ہو گی کہ کوئی خریدار ہماری مقرر کردہ قیمت سے کم قیمت پر نہ بیچے۔

جو تین سو سے کم تعداد میں خریدیں گے وہ کمیشن کے متعلق علیحدہ ہم سے بات کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق بات چیت کے بعد انفرادی فیصلہ ہو گا۔

(ابو المنیر نور الحق مولوی فاضل دفتر ترجمۃ القرآن خلافت لائبریری ربوہ ضلع جھنگ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے چھیاسٹھویں سالانہ جلسہ کی روداد

پیشوایان مذاہب کی سیرۃ و سوانح اور محاسن اسلام پر روح پرور تقاریر

(منجانب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

(۲)

تقریر مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس

اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں سائنسدانوں کے اقوال کے ساتھ شری بابا نانک رح کے شبد بھی سنائے جن سے تقریر کا لطف دو بالا ہو گیا۔ آپ نے مختلف اہل مذاہب کے نقطہ نظر سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت پیش کئے کارخانہ عالم اور کائنات کی محیر العقول موجودات سے وجود الٰہی پر استدلال کیا۔ اور پھر عقیدہ وجود باری تعالیٰ کے متعلق اکثریت کے مذہب کو پیش کیا کہ دنیا کی تمام قومیں کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتی ہیں اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کے پیش کردہ دلائل۔ دنیا کے صادقوں اور استبازوں کے اقوال پیش کئے۔ جو وجود باری تعالیٰ پر زبردست دلیل ہیں۔ حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ الٰہی تائید اور نصرت کے واقعات سنائے قبولیت دعا اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے استدلال کیا۔ آپ کی تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا اور توجہ سے سُنا۔

اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس ملتوی ہو گیا۔

دُوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے دوسرا اجلاس مکرم جناب بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج دار التبلیغ بمبئی نے "حضرت بابا نانک رح اور سکھ گوروں کی سیرت و سوانح" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بیان کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ اقوام عالم کی رہنمائی کرتا آیا ہے۔ چنانچہ مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انسان بھجوائے اور پھر انبیاء کے گزر جانے کے بعد ان کے جلائے ہوئے چراغ کو روشن رکھنے کے لئے اور وجود وں کو پیدا کیا جو صوفی اور ولی کہلائے۔ یہ لوگ انبیاء کے روشن کردہ روحانی چراغوں سے اپنی معرفت اور گیان کے چراغ جلاتے ہیں اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو اس روشنی سے منور کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بابا نانک رح بھی انہی صوفیا اور اولیاء میں سے تھے۔ اور آپ نے آج سے پانچ سو سال پیشتر ہندو سماج کی اصلاح اور سدھار نیز ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے اور دونوں قوموں کی باہمی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے عظیم الشان کام کیا بابا نانک رح رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے معرفت اور گیان کی طرف رجحان رکھتے تھے چنانچہ آپ نے فطری صلاحیت سے دینی اور دنیوی علوم سیکھے اور بے مثال جذبہ خدا پرستی کی وجہ سے اہل اللہ کہلائے اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں مقبول ہوئے۔ آپ نے بے دینوں اور ظالموں کے خلاف آواز اٹھائی اور غریبوں اور بیکسوں کا سہارا بن کر خواص و عوام میں مقبولیت حاصل کی۔

مولوی صاحب نے بابا نانک دیو جی کے کشف و کرامات کے متعدد واقعات سنا کر آپ کا صوفی بزرگ اور ولی اللہ ہونا ثابت کیا۔ اور بابا نانک جی نے قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارہ میں جن عقیدت مندانہ اور مشبہ خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ بیان کئے اور بابا جی کے اسوہ پر چلنے کی تاکید کی۔

مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی تقریر

مولوی سمیع اللہ صاحب کی تقریر کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے "اسلامی اصول کی برتری" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے مذاہب عالم اور پیشوایان مذاہب کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ کہ کسی بھی مذہبی پیشوا کی شان میں گستاخی اور بدگوئی اور استہزاء اسلامی تعلیم کی رو سے قطعاً ممنوع ہے اور اسلامی تعلیم نے اس کی عقلی دلیل یہ دی ہے۔ کہ اگر ایسا کیا جائے۔ تو دنیا سے امان اٹھ جائے گی۔ اور ایک مذہب کے پیرو انتقاماً دوسرے مذہب اور اس کے پیشوا کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں گے۔ اور یہ وہ اصول ہے جو دنیا کے مذاہب کے درمیان حقیقی امن کا ضامن ہے۔

اس سلسلہ میں آپ نے دوسری بات یہ بیان فرمائی۔ کہ اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ حکومتِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ اور بغاوت اور سرکشی نہ کی جائے۔ یہ اسلام کی ایسی تعلیم ہے۔ کہ اگر سارے ممالک میں اس پہ عملدر آمد ہو جائے۔ تو تمام حکومتیں اندرونی پریشانیوں سے نجات پا جائیں۔

آپ نے "مساوات" کی اسلامی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ رنگ و قوم اور نسل کا امتیاز کئے بغیر انسانوں کے اندر برابری اور برادری قائم کرنا ایک سنہری اصل ہے۔ اور آج دنیا کے تمام ممالک اس کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ ابھی تک بعض مغربی اقوام نے رنگ و نسل کے امتیاز کو قائم رکھا ہُوا ہے۔ مگر اس کے خلاف زبردست آواز اٹھ چکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں وہ قومیں بھی اس امتیاز اور تفریق کو ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

فاضل مقرر نے جبر و اکراہ۔ دختر کشی شراب نوشی وغیرہ کے بارہ میں قرآنی تعلیم بیان کرتے ہوئے وضاحت کی کہ کیوں اسلام نے ان کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اور ایک لمبے زمانہ تک شراب کو مفید اور جائز سمجھنے کے بعد اب بھارت اور مغربی اقوام اس کے انسداد کے لئے قوانین بنا رہی ہیں۔

آپ کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی اور شام کے پانچ بجے جلسہ اگلے روز پر ملتوی ہو گیا۔ (باقی)

تقسیم ٹکٹ

ربوہ کے احباب کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ نمائندگان اراکین اور زائرین کے ٹکٹ برائے داخلہ جمعرات کے دن دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے دفتر کے اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۳۱ر اکتوبر آخری میعاد

تحریک جدید کا سال ۲۳ دفتر اوّل اور سال ۱۳ دفتر دوم مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۵۷ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہر جماعت پوری تن دہی سے اپنا چندہ تحریک جدید ۳۱ر اکتوبر تک تحریک جدید کی مد میں داخل کرائے اور ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کی جماعت کا چندہ تحریک جدید دفتر اوّل و دوم سو فیصدی ادا ہو جائے۔ تا نئے سال کی تحریک ہونے پر بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مستورات جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالےٰ مستورات جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اور پروگرام جلسہ سالانہ مرتب کیا جانے والا ہے۔ براہ مہربانی تعلیم یافتہ خواتین اگر اس میں حصہ لینا چاہتی ہوں تو ۳۰ نومبر ۵۷ء تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

تقریر کا عنوان تحریر فرمادیں اور لکھیں کہ وقت کتنا لیں گی۔

(جنرل سیکرٹری)

اگر آپ

اپنے کسی غیر از جماعت دوست کو اسلام اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچانا چاہتے ہوں تو نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو تحریر فرمائیں

نظارت انشاء اللہ آپ یا آپ کے دوست کی مفید رہنمائی کے علاوہ مندرجہ ذیل لٹریچر میں سے جو آپ پسند فرمائیں آپ یا آپ کے دوست کو مفت بھجوا سکتی ہے۔

کتاب	مصنف
اسلامی اصول کی فلاسفی	از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
ہماری تعلیم (خلاصہ کشتی نوحؑ)	مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
احمدیت کیا ہے (انگریزی)	از حضرت امام جماعت احمدیہ
احمدیت کا پیغام (اردو)	″ ″
Why I believe in Islam	″ ″
مسیح ناصری صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے (جرمنی سائنسدانوں کی شہادت)	
اصلی انجیل کہاں ہے؟	
اکناف عالم میں تبلیغ اسلام	(رسالہ لائف کے مضمون کا ترجمہ)
ذکر حبیب	از حضرت مرزا شریف احمد صاحب
عائلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	از قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے
خاتم الانبیاء کا عدیم المثال مقام	

زیر طبع

کتاب	مصنف
اسلام میں مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی	از چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
فیضان نبوت محمدیہ	از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
مقام حدیث	از مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب
کفارہ کی حقیقت	

جاری کردہ:- صیغہ نشر واشاعت نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ (پاکستان)

پتہ مطلوب ہے:- ملک ظہور الحق صاحب جو گتال راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں (ناظر بیت المال)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ منعقد ہوگا

تمام جماعتہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ میں اب صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں

ناظر بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

میری ماموں زاد بہن محترمہ سردار بیگم اہلیہ مکرمی ملک عبد الرحمن صاحب کلرک دفتر بیت المال ربوہ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۳/۹/۵۷ بروز بدھ ۲½ بجے بعد دوپہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرنجاں مرنج طبیعت پائی تھی۔ عسر و یسر کے زمانے دیکھے۔ مگر صبر اور قناعت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ملنسار خندہ پیشانی سے بات کرنے والی تھیں۔ ان سے ملاقات کر کے سب غم بھول جاتے تھے۔ اولاد کو ایک خاص فرحت اور اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔

محمد عبد اللہ پرائیویٹ پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرمی محمود احمد صاحب کا بچہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (محمد طفیل A.S.D / C.O.D ۔ راولپنڈی)

(۲) میری بیوی اور بچی طاہرہ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور بوجہ بیماری بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی جلد صحتیابی کی دعا کا خواستگار ہوں۔

(صوبیدار نذر حسین۔ قائد آباد (تھل) ضلع سرگودھا)

کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات کا حل معلوم کیا جائے

صدر آئزن ہاور اور وزیر اعظم برطانیہ کو "لندن ٹائمز" کا مشورہ

لندن ۲۳ اکتوبر:۔ کشمیر اور نہروں کے پانی کا جھگڑا عربوں اور اسرائیل کے درمیان جھگڑے سے بھی زیادہ خطرناک جھگڑا ہے۔ غیر کمیونسٹ اور جمہوری دنیا کو جتنا نقصان اس جھگڑے کی وجہ سے پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دنیا میں کوئی دوسرا جھگڑا اتنا خطرناک نہیں۔ صدر آئزن ہاور اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کو اپنے آئندہ مذاکرات میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ان جھگڑوں کا کوئی حل سوچنا چاہیئے۔

یہ وہ مشورہ ہے۔ جو مشہور برطانوی جریدہ "لندن ٹائمز" نے اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ میں امریکی صدر اور برطانوی وزیر اعظم کو دیا ہے۔

"لندن ٹائمز" نے امریکہ اور برطانیہ کے ان دو مدبروں کو مختلف عالمی مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ کہا ہے۔ کہ وہ کشمیر اور نہروں کے پانی کے جھگڑے کی اہمیت اور نزاکت کو نہ بھولیں۔ سویز، مشرق وسطی اور قبرص کے جھگڑے بڑے خطرناک ہیں" جب تک یہ جھگڑے جاری رہیں گے۔ بڑے خطرے بھی قائم رہیں گے۔ نہروں کے پانی کے جھگڑے اور جموں و کشمیر کے جھگڑے کے بارہ میں یہ بات اور زیادہ سچائی کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ عرب اسرائیل جھگڑا فوری طور پر خطرناک ہے۔ مگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مناقشت غیر کمیونسٹ ملکوں کو کمزور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے پاکستان میں عدم استحکام کی ایک بڑی وجہ یہ مناقشت ہے۔ اور ہندوستان بھی اپنا وہ روپیہ جو پنجسالہ منصوبہ کے لئے بےحد ضروری ہے۔ ان جھگڑوں کی وجہ سے ہی اپنی فوج پر صرف کرنے پر مجبور ہے۔ پنڈت نہرو کا خیال ہے۔ کہ وقت خود اس جھگڑے کا حل ڈھونڈے گا۔ مگر اس وقت جب ایشیا کے ان دو عظیم ملکوں میں امن و اتفاق بےحد ضروری ہے۔ اور بہت سی باتوں کا انحصار اس امن و اتفاق پر ہے۔ ان جھگڑوں کے بہتر اور منصفانہ حل کی تلاش اشد ضروری ہے

لاہور میں اعلیٰ غذائی کانفرنس

لاہور ۲۳ اکتوبر جمعہ کو لاہور میں ایک اعلیٰ غذائی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں صوبہ کی غذائی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ کانفرنس میں مرکزی وزیر خوراک مسٹر عبد اللطیف بسواس صوبائی وزیر خوراک مسٹر ممتاز حسن قزلباش اور اعلیٰ حکام شرکت کریں گے۔

چینی کے نئے نرخوں پر غور

لاہور ۲۳ اکتوبر:۔ سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں چینی کے نرخ مقرر کرنے کے لئے آج لاہور میں ایک

اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں صوبائی حکومت کے نمائندوں کے علاوہ مرکزی محکمہ خزانہ۔ خوراک و صنعت کے حکام نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت ایڈیشنل چیف سیکرٹری خوراک و زراعت مسٹر ایس آئی حق نے کی۔ اجلاس ابھی جاری رہے گا

قاہرہ میں تین "جاسوسوں" کو پھانسی

قاہرہ ۲۲ اکتوبر:۔ آج صبح قاہرہ کی ایک جیل میں تین عربوں کو پھانسی دے دی گئی انہیں غازہ میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں گذشتہ سال اکتوبر میں سزائے موت دی گئی تھی۔ وہ "دست سیاہ" نامی ایک خفیہ تنظیم کے رکن بھی تھے۔

سرینگر میں غذائی قلت کیخلاف مظاہرہ

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر:۔ مقبوضہ کشمیر سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق وہاں غذائی صورت حال انتہائی نازک ہوتی جا رہی ہے۔ اور اسلام آباد اور بارہ مولا کو ہنگامی علاقہ قرار دے دیا گیا ہے گذشتہ جمعہ کو سری نگر میں تین ہزار سے زائد افراد نے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے مکان پر غذائی قلت کے خلاف احتجاج کے لئے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ اور پینتالیس افراد کو گرفتار کر لیا۔ لاٹھی چارج سے متعدد افراد مجروح بھی ہو گئے۔

تحریک آزادی کشمیر تیز کرنے کا وعدہ

کراچی ۲۳ اکتوبر:۔ وزیر اعظم چندریگر نے حکومت آزاد کشمیر کے نمائندے مسٹر خورشید کو یقین دلایا ہے۔ کہ حکومت پاکستان آزادی کشمیر کی تحریک کو تیز کرنے اور کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دلانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی

وزیر اعظم نے جموں اور کشمیر کے ان مہاجرین کے مسائل پر تشویش ظاہر کی۔ جو ان دنوں پاکستان میں ہیں۔ آپ نے ان مسائل کے حل کی طرف فوری توجہ دینے کا بھی وعدہ کیا

بعد ازاں مسٹر خورشید نے وزیر امور کشمیر مسٹر یوسف ہارون [illegible]

عوام انفلوئنزا کی دوسری لہر کے مقابلے کیلئے تیار رہیں

لاہور ۲۳ اکتوبر صوبائی محکمہ صحت کے حکام نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ انفلوئنزا کی دوسری لہر کے مقابلے کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ موسم سرما کے باعث اس بار وبا کی نوعیت شدید ہونے کا امکان موجود ہے۔ ورنہ اتنا عوام کو ہراساں یا دہشت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سرکاری اطلاع کے مطابق گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ملتان۔ میراں شاہ اور پشاور میں کچھ لوگ انفلوئنزا میں مبتلا ہوئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ یہ واردات وبا کے دوبارہ پھیلنے کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ تاحال کسی موت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ صوبائی محکمہ صحت نے کسی ہنگامی صورت کے حال کے مقابلے کے لئے ادویہ کا وافر ذخیرہ اکٹھا کر لیا تھا اور عوام کو حفاظتی تدابیر اور مناسب علاج سے آگاہ کرنے کے لئے پمفلٹ وغیرہ شائع کئے جا رہے ہیں۔

عوام کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ انفلوئنزا کے کیسز کی اطلاع فوری طور پر محکمہ صحت یا میونسپلٹی اور کارپوریشن کے حکام کو دیں

یاد رہے کہ انفلوئنزا کی وبا اس سال اپریل میں سنگاپور سے شروع ہوئی تھی اور اس نے دیکھتے دیکھتے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جون میں یہ وبا کراچی سے مغربی پاکستان پہنچی۔ اور اگرچہ ہزاروں افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ لیکن خوش قسمتی سے پہلی لہر کوئی انسانی بھینٹ لئے بغیر گذر گئی۔

وبا کی نوعیت کچھ اس طرح ہے کہ یہ وقفے وقفے سے لہر کی صورت میں پھیلتی ہے۔ اور اس بات کے پیش نظر اندیشہ تھا کہ مغربی پاکستان میں وبا کی دوسری لہر اکتوبر میں آئے گی۔ چنانچہ بعض علاقوں سے انفلوئنزا کے کیسز کی اطلاع بھی ملی ہے لیکن ابھی تک کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

دوسری طرف امریکہ اور یورپ کے بعض علاقوں میں وبا شدید نوعیت اختیار کر گئی ہے اور وہاں بھاری اموات بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں بھی عوام ہراساں یا دہشت زدہ ہوئے بغیر قبل از وقت مقابلے کے انتظامات کریں کیونکہ موسمی حالات وبا کے جراثیم کے لئے سازگار ہیں اور اس طرح وبا کی نوعیت شدید ہونے کا امکان موجود ہے۔

جنگلی سؤروں کو ہلاک کرنیکی کامیاب دوا

ملتان ۲۳ اکتوبر مغربی پاکستان کے ایڈیشنل ڈائریکٹر زراعت ڈاکٹر خان اے رحمن نے بتایا ہے کہ صوبائی محکمہ زراعت نے جنگلی سؤروں کو مارنے کے لئے ایک زہریلا چارہ تیار کیا ہے محکمہ زراعت بہاولپور ڈویژن کے سرحدی علاقے میں آٹھ ہزار سے زائد سؤروں پر اس چارہ کا کامیاب تجربہ ہو چکا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

(بقیہ صفحہ ۲)

کر کے دکھانا اور بعد میں اس کے متعلق زبان سے کچھ کہنا پسند کرتا ہوں۔ ان کے دل کے اس چور کی غمازی کر رہا ہے۔

(تسنیم ۲۱ اکتوبر)

جب قوم ہمہ تن بے اطمینان اور بے اعتماد بنا دی گئی ہو تو چندریگر صاحب بھی آخر انسان ہی ہیں انہیں یہ کیوں محسوس نہ ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ انتشار پسند نظام دان حکومت انکی وزارت سے پہلے ہی کمریں کس کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ جب انہیں خود اطمینان اور اعتماد حاصل نہیں ہوا تو وہ قوم کی بے اطمینانی اور بے اعتمادی کو کیا کریں!!

الوداعی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

تقریروں میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر کو اپنے لئے خوشی اور فخر کا موجب قرار دیا کہ انہیں خدا کے فضل سے خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ صدر مجلس مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنی مختصر تقریر میں بتایا کہ موجودہ مادی ترقی کے زمانہ میں روحانی احیاء کی کتنی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ اس عہد کے الحادی رجحانات کا مقابلہ کر کے روحانیت کو ان پر غالب کیا جائے۔ چنانچہ دنیا میں روحانیت کو غالب کرنے کا یہ کام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر سرکردگی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ اس کام میں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین ہر دو اداروں کا بھی بڑا دخل ہے۔ کیونکہ اس وقت جو مبلغین کرام دنیا کے کناروں تک پیغام حق کی اشاعت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں ان میں سے اکثر ان ہر دو اداروں ہی کے فارغ التحصیل ہیں۔ مکرم شمس صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد یہ الوداعی تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جنرل اسمبلی نے شام کی شکایت پر بحث جمعہ تک ملتوی کر دی

نیو یارک ۲۴ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ترکیہ کے خلاف شام کی شکایت پر بحث جمعہ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس سے قبل روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے اسمبلی کو خبردار کیا کہ اگر شام کی شکایت پر فوری اور مناسب کارروائی نہ کی گئی تو اس کے نتائج "انتہائی ہولناک" ہوں گے۔

روسی مندوب نے شام کے اس مطالبہ کی پر زور تائید کی کہ اس شمالی سرحدوں سے ترکیہ کی تمام فوجیں واپس چلی جائیں۔ اور حقائق کا پتہ چلانے کے لئے اقوام متحدہ کا ایک کمیشن ترکیہ اور شام کی سرحدوں پر بھیجا جائے۔ مسٹر گرومیکو نے مشرق وسطیٰ میں سامراجی سازشوں پر انتہائی تند و تیز حملے کئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۲۸ اکتوبر کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں اور ۲۸ اکتوبر کے ۲ بجے بعد دوپہر تک میرے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اور یہ ٹنڈر اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس پیشگی جمع کروانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
	گروپ الف			
(ا)	بادامی باغ یارڈ میں پل ۲۶ کے نزدیک بیرونی احاطہ کی دیوار کی تعمیر۔			
(ب)	بنگلہ ۳ ۔ ۲ واقعہ میورروڈ لاہور کے بیرونی کوارٹروں کو گرا کر ان کی از سر نو تعمیر۔			
(ج)	سگنل شاپ لاہور میں ۱۴۶ مزدوروں کے لئے ڈائننگ شیڈ کی تعمیر۔	۲۲۰۰۰/- روپے	۴۴۰/- روپے	۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء
(د)	بنگلہ ۱۔۲ واقعہ ڈنلوپ روڈ لاہور کے بیرونی کوارٹروں کو گرا کر ان کی از سر نو تعمیر۔			
(ہ)	پرانے ہارس لوڈنگ پلیٹ فارم سے دھرم پورہ پل لاہور تک احاطہ کی دیوار کی مرمت			
	گروپ (ب)			
(ا)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے رہائشی گیرجوں میں زائد تعمیر اور تبدیلی وغیرہ۔			
(ب)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں سڑکوں کی مرمت۔			
(ج)	کیرنز ہسپتال لاہور میں پرائیویٹ وارڈ برائے آفیسرز فیمیلیز سے متصل غسل خانہ، بیت الخلا، برآمدہ، فرش اور ڈرین وغیرہ کی تعمیر۔	۱۷۳۰۰/- روپے	۳۵۰/- روپے	۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء
(د)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ایک زمین دوز نالی کا دوسری زمین دوز نالی سے ملانا۔ جو کارپوریشن کی سیور سے ملتی ہے۔			
(ہ)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں میڈیکل گودام کی مرمت۔			
	گروپ ج			
(ا)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں کنٹین کی خاص مرمت			
(ب)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کوآپریٹو سٹورز کے کمرے کی چھت کی مرمت۔	۱۴۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء
(ج)	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں سائیکل شیڈ کی تعمیر۔			

(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی لسٹ میں درج نہیں وہ اپنے نام ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک اپنے تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کروا سکتے ہیں۔

(۳) تفصیلی شرائط، ہدایات اور مطبوعہ شیڈول ریٹ میرے دفتر سے کاروباری ایام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

— ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور